نمبر 13

دعوت حیات نو

مؤلفہ ابو الکلام

میلادِ رسولؐ کا پیغام

دعوتِ حیاتِ نو

مولانا ابوالکلام آزاد

ومن یطع اللّٰہ
ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما
(قرآن کریم)

ملنے کا پتہ

ادارہ اسلامی ساہتیہ
رام نگر۔ بنارس اسٹیٹ

میلادِ رسولؐ کا پیغام

دعوتِ حیاتِ نَو

از

حضرت مولینا ابوالکلام آزاد

ملنے کا پتہ
ادارۂ ترجمہ و تصنیف - رام نگر بنارس اسٹیٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

خالق کائنات نے جس نفس قدس کو رحمت اللعٰلمین بناکر بھیجا وہ مسلمانوں کیلئے رحمت تو تھا ہی اور سب کچھ بھی تھا، مسلمانوں کے ہاتھوں میں جب تک اس مرکز رحمت کا دامن تھا وہ سب کچھ تھے اور سب کچھ ان کا تھا لیکن انھوں نے اس دامن کو چھوڑ دیا تو نہ ان کے ہاتھوں میں کچھ رہا اور نہ وہ خود کچھ باقی رہے، ایک یادگار حسرت و نامرادی بن کر رہ گئے۔

رحمۃ اللعٰلمین ؐ کی رحمت وقتی اور زبانی نہیں وہ دائمی اور ابدی ہے، جس طرح مسلمان حضور کی اطاعت سے منحرف ہوکر حضور ؐ کے فیضان رحمت سے محروم ہوگئے اسی طرح وہ پھر پیمانۂ اطاعت استوار کرکے سزاوار فیوض و برکات بھی ہو سکتے ہیں، اس کے سوا مسلمانوں کے لئے امن و نجات، و خیر و فلاح کی کوئی راہ نہیں۔!

مسلمانوں کو میلاد رسول ؐ کا یہی پیغام ہے، اس پیغام کی قبولیت پہ مسلمانوں کی حیات نو کا انحصار ہے، ہر چند کہ مسلمان اپنی بے چارگی، بے لبسی اور بے سروسامانی کے باعث چشم زمانہ کے لئے سامان عبرت بن گئے ہیں، پھر بھی فضائے قدس کی بلندیوں سے صدا آرہی ہے:۔

کی محمد ؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

ادارۂ ترجمہ و تصنیف رامنگر بنارس اسٹیٹ
ربیع الاول ۱۳۶۵ھ

ابو محمد امام الدین
ایڈیٹر اسلامی ساہتیہ

ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط

جب زمین پیاسی ہوتی ہے تو رب السموٰت والارض پانی برساتا ہے جب انسان اپنی غذا کے لئے بیقرار ہوتا ہے تو وہ موسم ربیع کو بھیج دیتا ہے جب خشک سالی کے آثار چھا جاتے ہیں تو آسمان رحمت پر بدلیاں پھیل جاتی ہیں ۔

اللہ الذی یرسل الریاح فتثیر سحابا، فیبسطہ فی السماء کیف یشاء ویجعلہ کسفاً فتری الودق یخرج من خلالہ، فاذا اصاب بہ من عبادہٖ اذا ھم یستبشرون (۳۰-۴۷)

"وہ خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہوائیں بادلوں کو اپنی جگہ سے ابھارتی ہیں اور جس طرح اس کی مرضی نے انتظام کر دیا ہے بادل فضا میں پھیل جاتے ہیں پس تم دیکھتے ہو کہ ان کے اندر سے مینہ برسنے لگتا ہے اور تمام زمین سرسبز شاداب ہو جاتی ہے پھر جب وہ اپنے بندوں پر جو بارش سے مایوس ہو گئے تھے پانی برسا دیتا ہے تو وہ کامیاب و خرم ہو کر خوشیاں منانے لگتے ہیں "

خدا کی تمام مثالیں اور دانائیاں جو وہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کھولتا ہے ہمیشہ عام اور قدرتی مظاہر سے تعلق رکھتی ہیں - تاکہ زمین کی ہر مخلوق ان کی تصدیق کر سکے - اور ان سے دانائی حاصل کر سکے - وہ ایسے تغیرات و حوادث اور غیر فطری و مقامی چیزوں کا ذکر نہیں کرتا جنکو دیکھنے اور سمجھنے کے لئے کسی خاص طرح کی زندگی، خاص طرح کے علم اور خاص طرح کے گرد و پیش کی ضرورت ہو - بلکہ اس کی ہر تعلیم ایسی عام اور خالص فطری حالات سے متعلق ہوتی ہے جس کو سنکر جنگل کا ایک چرواہا اور متمدن آبادیوں کا ایک فیلسوف دونوں یکساں اثر کے ساتھ خدا کی سچائی کو پا سکتے ہیں - پس اگر تم نے فلسفہ و حکمت نہیں پڑھا ہے اگر تم نے اجرام سماویہ کے دیکھنے کے لئے کسی رصد خانے کی قیمتی دوربین نہیں پائی ہے، اگر تم کو مادہ کے خواص کا تجربہ نہیں ہے، اگر تم کسی دار العلوم کے اندر برسوں تک نہیں رہے ہو، اگر تم صحرائی ہو، اگر تم پہاڑوں کی چوٹیوں پر گوشہ نشین ہو، اگر پھونس کی ایک چھت اور بانسوں کی ایک شکستہ دیوار ہی تم کو رہنے اور بسنے کے لئے تمہارے حصے میں آتی ہے اور اس طرح تم نہیں جانتے کہ اپنے خدا کو آسمان کے عجیب و غریب ستاروں کے اندر کیونکر دیکھو اور اس کے حسن و جمال کو عناصر و ذرات خلقت کی آمیزش و آویزش کے اندر کیونکر ڈھونڈو، تاہم تم انسان ہو تم کو روح دی گئی ہے اور تم زمین پر بستے ہو - تم آسمان کی ہر بدلی کے اندر، بادلوں کے ہر ٹکڑے کے اندر، ہواؤں کے ہر جھونکے کے اندر بارانِ رحمت کے ہر قطرہ کے اندر، اپنے خداوند حیّ و قیوم کو اس کی حکمت و قدرت کو اسکی رافت و رحمت کو اس کے پیار اور محبت کو دیکھ سکتے ہو اور اسے پا سکتے ہو، تم میں سے کون ہے جس نے امید و بیم کی نظروں سے آسمان کو کبھی نہیں دیکھا ہے اور اسکی

بجلیوں کی چمک اور بادلوں کی گرج کے اندر اپنی کھوئی ہوئی امید کو نہیں ڈھونڈھتا ہے ـــــ ؟

ومن اٰیاتہ ان یریکم البرق خوفا و طمعا ط

"اور قدرت الٰہی کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ جب زمین پیاسی ہوتی ہے اور خشک سالی کے آثار ہر طرف چھا جاتے ہیں تو وہ آسمان پر بارش کی علامتوں کو پیدا کر دیتا ہے اور تم امید و بیم کی نظروں سے انھیں دیکھتے ہو"

پھر وہ کون ہے کہ جب تم اور تمہاری تشنہ و بیقرار زمین پانی کے ایک قطرہ کے لئے ترس جاتی ہے، خاک کا ایک ایک ذرہ رطوبت و نمو کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے، کرۂ ارضی اپنی بیخودانہ حرکت میں آفتاب کے آتشکدہ سے قریب ہو جاتی ہے، اس کی تمام کائنات نباتاتی اپنا حسن و جمال فطری کھو دیتی ہے، پرند اپنے گھونسلوں میں، ٹہنیاں درختوں میں اور انسان اپنے گھروں میں پانی کے لئے ماتم کرتا ہے - اور ہر دم آسمان کی گرم و خشک فضا کی طرف نگاہیں اٹھاتا ہے تو وہ اپنی محبت اور ربوبیت کی نقاب میں آتا ہے اور مایوسی کے بعد امید و نامرادی کے بعد مراد کا، موت کے بعد زندگی کا پیام زمین کے ایک ایک ذرہ تک پہنچا دیتا ہے !

وینزل من السماء ماء فیحی بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالک الایات لقوم یعقلون ط

"اس کی ربوبیت و رحمت کو دیکھو کہ جب تم امید و بیم کی نظروں سے آسمان کو دیکھتے ہو اور تمام زمین پر مردنی و ہلاکی چھا جاتی ہے تو وہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین پر موت کے بعد زندگی طاری ہو جاتی ہے۔ یقیناً قدرت الٰہی کی اس نمود

ہیں صاحبان فکر و عقل کے لئے بڑی ہی نشانیاں رکھی گئی ہیں۔"

(۲)

یہ وہ انتظام الٰہی ہے جو پروردگار عالم نے انسان کے جسم کی غذا کے لئے کیا ہے۔ پھر کیا اس نے انسان کی روح کے لئے کچھ نہ کیا ہوگا۔ وہ رب الارباب جو زمین کی پکار سُن کر اسے پانی دیتا اور جسم کی بیقراری دیکھکر اُسے غذا بخشتا ہے کیا سرزمین روح و معنی کی تشنگی کے لئے کچھ نہیں رکھتا اور دل کی بھوک کیلئے اس کے خزانوں میں کوئی نعمت نہیں۔؟

وہ کہ اس کی محبت زمین کی مٹی کو خشک نہیں دیکھ سکتی۔ اور درختوں کی ٹہنیوں کو سبز پتوں اور سُرخ پھولوں کی زیبائش سے محروم نہیں رکھتا۔ کیا روح انسانی کو ہلاکت و بربادی کے لئے چھوڑ دے گا؟ اور عالم انسانیت کا مرجھا جانا اُسے خوش آئے گا۔؟

وہ رب العالمین جو تمہارے جسم کو غذا دیکر موت سے بچاتا ہے کیونکر ممکن ہے کہ تمہاری روح کو ہدایت دیکر ضلالت سے نہ بچائے؟

جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا فمن ربکما یا موسیٰ۔ (۲۰-۵۱) تمہارا پروردگار کون ہے اے موسیٰ؟ تو حضرت موسیٰ نے نہ صرف اپنے رب العالمین کی نسبت خبر ہی دی بلکہ اس کی ربوبیت کی کی دلیل و قطعی و فطری بھی چند لفظوں میں فرما دی۔

ربنا الذی اعطیٰ کل شیٔ خلقہ ثم ھدیٰ (۲۰-۵۲) "وہ ہمارا رب وہ ہے جو رب ہے اس لئے، اس کی ربوبیت نے کائنات کی ہر چیز کو اس کی خلقی ضروریات بخشیں پھر اس کے بعد ان کو ہدایت کر دی تاکہ

صحیح دفطری طریقہ پر کار بند رہ کر اپنی خلقت کے مقصد کو حاصل کریں۔

پس اس نے کی زمین کی مٹی کے اندر قوت نشوونما رکھی، پھر پانی برسا کر اس کو ہدایت کر دی۔ یعنی اس کے آگے نفوذ وعمل کی راہ کھولدی جس کی ربوبیت نے عالم ہستی کے ایک ایک ذرّہ کے لئے خلقت اور ہدایت دونوں کا سامان کو دیا۔ انسان کو بھی جسم اور روح دونوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اور آسمان کے لئے بھی خلقت اور ہدایت دونوں کا سامان رکھتا ہے۔

اس کی ربوبیت نے جسم کے لئے زمین کے اندر طرح طرح کے خزانے رکھے ہیں۔ اسی طرح روح کی غذا کے لئے بھی اس کے آسمانوں کی وسعت معمور ہے۔ جس طرح زمین کی غذا اور زمین کی روئیدگی حیات و نمو کیلئے آسمانوں پر بدلیاں پھیلتی۔ بجلیاں چمکتیں اور موسلا دھار پانی برستا ہے ٹھیک اسی طرح اقلیم روح قلب کی فضا میں بھی تغیرات ہوتے ہیں۔ یہاں اگر زمین کی مٹی پانی کے لئے ترستی ہے، تو وہاں بھی انسانیت کی محرومی ہدایت کے لئے تڑپنے لگتی ہے۔ یہاں پتے جھڑتے ہیں۔ ٹہنیاں سوکھنے لگتی ہیں اور پھولوں کے رنگین ورق بکھر جاتے ہیں، تو تم کہتے ہو آسمان کو رحم کرنا چاہیئے۔ وہاں بھی جب سچائی کا درخت مرجھا جاتا ہے، نیکی کی کھیتیاں سوکھ جاتی ہیں، عدالت کا باغ ویران ہو جاتا ہے، اور خدا کے کلمۂ حق وصدق کا شجرۂ طیبہ دنیا کے ہر گوشے اور ہر حصہ میں بے برگ و بار نظر آنے لگتا ہے۔ تو اس وقت روح انسانیت چیختی ہے کہ خدا کو رحم کرنا چاہیئے۔ یہاں زمین پر موت طاری ہوتی ہے تو خدا کی بارش اسے زندگی بخشتی ہے، وہاں انسانیت ہلاکت

ہو جاتی ہے تو خدا کی ہدایت اُسے پھر اٹھا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

وهو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمته حتی اذا اقلت سحابا ثقالا سقناه لبلد میت فانزلنا به الماء فاخرجنا به من کل الثمرات کذلک نخرج الموتی لعلکم تذکرون ط

(۷-۵۵)

"اور وہ پروردگار عالم ہی تو ہے۔ کہ بارش سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بارانِ رحمت کے آنے کی خوشخبری سُنا دیتی ہیں۔ یہانتک کہ جب اس کا وقت آجاتا ہے تو وہ وزنی بادلوں کو حرکت دیتی ہے اور ہم انھیں ایک ایسے شہر کے اوپر لے جا کر پھیلا دیتے ہیں جو ہلاک ہو چکا ہے۔ اور زندگی کیلئے پیاسا ہے۔ پھر پانی برستا ہے اور زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے۔ اس کی نمو بخشی سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں اور مخلوقات اپنی غذا حاصل کر لیتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح مردوں کو بھی اٹھاتے ہیں۔ اور یہ جو کچھ کہا گیا ہے سو در اصل ایک مثال ہے۔ تاکہ تم دانائی اور سمجھ حاصل کرو۔"

(۳)

عالم انسانیت کی فضا روحانی کا ایک ایسا ہی انقلاب عظیم تھا جو چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں ظاہر ہوا۔ وہ رحمت الٰہی کی بدلیوں کی ایک عالمگیر نمود تھی۔ جس کے فیضان عام نے تمام کائنات ہستی کو سرسبزی و شادابی کی بشارت سنائی اور زمین کی خشک سالیوں اور محرومیوں کی

بدحالی کا دَور ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ وہ خداوند قدوس جس نے سینا کی چوٹیوں پر کہا تھا کہ "میں اپنی قدرت کی بدلیوں کے اندر آتشین بجلیوں کے ساتھ آؤنگا اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ میرے جاہ وجلال کی نمود ہوگی، سو بالآخر وہ آگیا اور سعیر وفاران کی چوٹیوں پر اس کے ابر کرم کی بوندیں پڑنے لگیں۔

یہ ہدایت الٰہی کی تکمیل تھی، یہ شریعت ربانی کے ارتقا کا مرتبہ آخری تھا، یہ سلسلہ ترسیل رُسل ونزول صحف کا اختتام تھا یہ سعادت بشری کا آخری پیام تھا، یہ وراثت ارضی کی آخری بخشش تھی، یہ اُمت مسلمہ کے ظہور کا پہلا دن تھا، اور اس لئے یہ حضرت ختم المرسلین رحمۃ اللعٰلمین محمد بن عبداللہ کی ولادت باسعادت تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

۴

یہ واقعۂ ولادت نبوی ہے جو دعوت اسلامی کے ظہور کا پہلا دن تھا۔ یہی ماہ ربیع الاول ہے جس میں اس امت مسلمہ کی بنیا دپڑی جسکو تمام عالم کی ہدایت وسعادت کا منصب عطا ہونے والا تھا۔ یہ ریگستان حجاز کی بادشاہت کا پہلا دن نہ تھا، یہ عرب کی ترقی وعروج کے بانی کی پیدائش نہ تھی، یہ محض قوموں کی طاقتوں کے اعلان ــــ نہ تھا، اس میں صرف نسلوں اور ملکوں کی بزرگی کی دعوت نہ تھی جیسا کہ ہمیشہ ہوا ہے۔ اور جیسا کچھ کہ دنیا کی تمام تاریخ کا انتہائی سرمایہ ہے بلکہ یہ تمام عالم کی ربانی بادشاہت کا یوم میلاد تھا، یہ تمام دنیا کی ترقی وعروج کے بانی کی پیدائش تھی، یہ تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا ظہور تھا، یہ تمام نوع انسانی کے شرف واحترام کا قیام عام تھا، یہ انسانوں کی بادشاہتوں، قوموں کی بڑائیوں اور

ملکوں کی فتوحات کا نہیں بلکہ خدا کی ایک ہی اور عالمگیر بادشاہت کے عرش جلال و جبروت کی آخری اور دائمی اٰذ دتھی ۔

پس یہی وہ سب سے بڑا دن ہے کیونکہ اسی دن کے اندر دنیا کی سب سے بڑی بڑائی ظاہر ہوئی ، اس کی یاد نہ تو قوموں سے وابستہ ہے ، اور نہ نسلوں سے ـــــــــ بلکہ وہ تمام کرۂ ارضی کی ایک عام اور مشترک عظمت ہے جس کو وہ اس وقت تک نہیں بھلا سکتی جب تک کہ اس کو سچائی اور نیکی کی ضرورت ہے اور جبتک کہ اس کی زمین اپنی زندگی اور بقا کے لئے عدالت و صداقت کی محتاج ہے ـ

(۵)

دنیا میں بڑے بڑے انقلابات ہوئے ہیں یہ انقلابات خاص خاص انسانوں کے وجود سے تعلق رکھتے ہیں ـ اس لئے ان انسانوں کی پیدائش کے ایام کو بھی دنیا عظمت کیساتھ یاد رکھنا چاہتی ہے ـ اور اس اعتبار سے اس کے یادگاروں کی فہرست بڑی ہی طویل ہے ـ اس میں بادشاہوں کے زرنگار تختوں کی قطاریں ہیں ، فاتحوں کی بے پناہ تلواروں کی جھنکار ہے ، سپہ سالاروں کے زرہ بکتر کی ہیبت ہے ـ حکیموں کی حکمت اور دانائیوں کے دفاتر ہیں ، فلاسفہ اور علماء کے علوم و صحائف کے خزائن ہیں ، صناعوں کی ایجادیں ہیں ، وطن پرستوں کے مواعظ ہیں ـ قومی پیشواؤں اور ملکی داعیوں کی جانفشانیوں اور سرفروشیوں کی داستانیں ہیں ، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر دنیا اپنی عظمت کے اصلی دن کو یاد رکھنا چاہتی ہے تو ان میں سے کس کو یاد کرے ؟

ان میں سے کون ہے جس نے دنیا کو سب سے بڑی چیز دی تاکہ وہ بھی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اسی کی یاد کو پیار کرے۔

(۶)

آؤ ہم سب سے پہلے بڑے بڑے اولوالعزم شہنشاہوں کو دیکھیں، جنھوں نے دنیا کے بڑے بڑے رقبوں کو نوک شمشیر پر رکھ لیا۔ اور ایسے ایسے عجیب و غریب ایوانوں اور محلوں میں بسے جن کی دیواریں اور چھتیں چاندی سونے اور لعل و جواہر سے بنائی گئی تھیں انھوں نے بہت زیادہ مال و متاع جمع کیا ان کے پاس لوہے کے آلات خونریزی تھے اور ان کی اطاعت و غلامی میں انسانوں کا سب سے بڑا گلہ تھا بس ان کی پیدائش کے واقعہ کو بھی سب سے زیادہ عظیم الشان اور ناقابل فراموش ہونا چاہئے۔

لیکن اگر دنیا ان کی پیدائش کو یاد رکھے تو بتلاؤ کہ دنیا کے لئے انھوں نے کیا کیا ــــ؟ ان کی فتوحات بہت وسیع تھیں، اور ان کی وہ دولت جو انھوں نے زمین کی بستیوں کو اجاڑ کر لوٹی تھی بڑے بڑے وسیع رقبوں کے اندر آتی تھی۔ لیکن دنیا کو اس سے ملا کیا کہ دنیا کی گردن انکی یاد کے آگے جھکے۔ اگر وہ بہت بڑے فاتح تھے تو اس کو یوں کہو کہ انھوں نے سب سے زیادہ زمین کو ویران کیا، سب سے زیادہ اس کی آبادیوں کو اجاڑا، سب سے زیادہ خون کی ندیاں بہائیں، اور سب سے زیادہ خدا کے بندوں کے گلے میں اپنی غلامی کی لعنت کا طوق ڈالا، پھر کیا دنیا اپنی ویرانیوں، اپنے قتل و غارت اپنے نہب و سلب اور اپنی غلامی کی لعنت کے ناپاک دنوں کو یاد رکھے جو اور جنکی اہلیت سے نے یہ لعنت پھیلائی تھی ان کی پیدائش کی

نحوست پر خوشیاں منائے ۔۔؟

سکندر دنیائے قدیم کا سب سے بڑا فاتح تھا جس نے تمام دنیا سے اپنے تخت کی پوجا کرانی چاہی لیکن دنیا اگر اس کی پیدائش کو یاد رکھے تو یہ یاد کن واقعات کی یاد ہوگی ۔۔؟

یہ دنیا کی ویرانیوں، ہلاکتوں اور غلامیوں کی لعنتوں کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہوگا۔ جو اُسے ہاتھ آئے گا ۔۔!

دنیا میں جس قدر بادشاہ پیدا ہوئے اگر تم ان کی زندگی کے تمام کارناموں کا حاصل معلوم کرنا چاہو تو اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ کہ وہ جتنے بڑے بادشاہ تھے اُتنے ہی زیادہ انسانوں کو غلام بنانے والے تھے، اُتنے ہی زیادہ اُن کی فطری قوتوں کے لئے پتھر تھے، اُتنے ہی زیادہ ان کی قدرتی حرکت و نشوؤ کے لئے زنجیر تھے، اور اتنے ہی زیادہ خدا کے عطا کردہ جبلت صالحہ اور انسان کے نوعی شرف و احترام کے لئے ان کے اندر بربادیوں اور ہلاکتوں کی نحوست تھی۔

پس جن کا وجود خود دنیا کے لئے ایک زخم تھا، وہ ان کی یاد میں اپنی گم شدہ شفا کیونکر پا سکتی ہے ۔۔؟

۷

حکما کی حکمت، فلاسفہ کا فلسفہ، صناعوں کی ایجادیں، بلاشبہہ تاریخ عالم کے اہم واقعات ہیں، لیکن اگر وہ اپنی یاد کے آگے دنیا کو جھکانا چاہتے ہیں تو انھیں بتلانا چاہئے کہ انھوں نے اپنی حکمت سرائیوں اور عجیب عجیب ایجادوں سے دنیا کے اصلی دکھ اور زمین کی حقیقی مصیبت کے لئے کیا کیا ۔۔؟ آسمان کی فضا میں ان گنت ستاروں کی قطاریں پھیلی ہوئی ہیں۔ بلاشبہہ وہ شخص بہت بڑا غور کرنے والا دماغ

اور بڑی ہی کاوش کرنے والی نظر رکھتا تھا جس نے ہم کو سب سے پہلے تبلایا کہ یہ بڑے بڑے ستارے ہیں، ان میں ثوابت ہیں سیارات ہیں اور ان کی حرکتوں کے معین اوقات و ایام ہیں، لیکن دنیا جب ستاروں کی یہ بہت بڑی سچائی نہیں جانتی تھی تو اس وقت بھی بیمار تھی اور یہ معلوم کر کے بھی بیمار رہی رہی۔ اس کا اصلی دکھ یہ نہ تھا کہ انسان آسمان کے متعلق تھوڑا جانتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ سے وہ اس ایک ہی مرض میں گرفتار رہی ہے کہ انسان خود اپنی نسبت اپنی فطرت صالحہ کی نسبت اپنی راہ سعادت کی نسبت کچھ بھی نہیں جانتا۔

اس صناع کو اگر تم بڑا سمجھتے ہو جس نے انسان کے لئے فن تعمیر ایجاد کیا تاکہ وہ پائدار مکانوں اور خوبصورت چھتوں کے نیچے بیٹھے تو تمہیں بتلانا چاہیے کہ انسان درختوں کے نیچے بیٹھ کر نیک اور سچا انسان نہ تھا، مگر بڑے بڑے محلوں کے اندر بس کر اس نے اپنی گم شدہ حقیقت پالی؟ دنیا کا اصلی مرض انسانیت حقیقی کی گم شدگی ہے، سعادت انسانی اور امن ارضی ہی وہ نعمت ہے جس کی ڈھونڈ میں ابتدا سے کائنات کا ذرہ ذرہ تہہ و بالا ہو رہا ہے۔ پھر بتلاؤ کہ اگر یہ بڑے بڑے صناع اور موجد ہی انسانیت کی سب سے بڑی بڑائی رکھتے ہیں تو ان کی ایجادوں نے دنیا کو کس قدر امن دیا؟ کس قدر سلامتی بخشی؟ کہاں تک صراط سعادت پر چلایا؟ طلسم حیات انسانی کا کون سا راز افشا کیا؟ خدا اور بندوں کے رشتوں کو کہاں تک جوڑا؟ پھر اگر وہ یہ نہ کر سکے تو دنیا ان کی ایجادات کو اپنے خزانے میں رکھ سکتی ہے؟ پھر ان کی یاد سے میں اس کے لئے کوئی خوشی نہیں ہو سکتی کیونکہ انھوں نے اس کے اصلی دکھ کے لئے کچھ نہیں کیا۔

(۸)

اچھا دنیائے قدیم کے ذخیرہ میں جو کچھ ہے اسے چھوڑ دو - کلدان و بابل اور یونان و اسکندریہ کے کھنڈر اور مسمار شدہ آثار کے اندر اگر دنیا کے لئے کچھ نہ تھا، تو بہت ممکن ہے کہ آج لندن اور برلن و پیرس کی عجیب و غریب آبادیوں اور عقل و فہم کو مبہوت کر دینے والے تمدن کے اندر دنیا کو وہ چیز مل جائے جسکے لئے ابتدائے خلقت سے حیران و سرگشتہ رہی ہے -

موجودہ تمدن یورپ کی ابتدا جن بڑے بڑے دعوؤں سے ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ سب کے سب اس وقت تمہارے سامنے ہوں گے کیوں کہ ہماری موجودہ صحبت ان کے اعادے کی متحمل نہیں ہم کو بتلایا گیا تھا کہ موجودہ تمدن کو دنیا کے قدیم تمدنوں سے کوئی مشابہت نہیں، ان کی مختلف شاخوں میں باہم ربط و علاقہ نہ تھا، ان کی بنیادیں صحت و حقیقت پر نہ تھیں وہ انسانی علم و عمل کی تمام شاخوں کو بیک وقت مکمل نہ کر سکی تھیں انھوں نے معلومات و اعمال میں کوئی صحیح نظم و ترتیب پیدا نہیں کی - اور انھوں نے اپنے تمدن کی اشاعت اور پھیلاؤ کے وہ ذرائع حاصل نہ تھے، جن کے ذریعہ ہم نے تمام کرۂ ارضی کو علم و تمدن کا ایک گھر بنا دیا ہے - پس گذشتہ تمدنوں کی ناکامی سے موجودہ تمدن کی ناکامی پر استدلال نہیں کیا جا سکتا - یہ اور اسی طرح کے دعوے تھے، جن سے موجودہ تمدن کی فضا بھر گئی تھی اور جن کے ذریعہ اعلان کیا جاتا تھا کہ دنیا میں سب سے بڑی طاقت موجودہ تمدن کی ہے حالانکہ سب سے بڑا صرف خدا ہے -

"لقد استکبروا فی انفسهم" بلاشبہ انھوں نے یہ کہکر اپنے

وعتوا عتوا کبیرا ط (۲۱-۲۵) "اندر بڑا گھمنڈ پیدا کیا اور بڑی سخت درجہ کی سرکشی کی۔"

سو اب تم دیکھو کہ دنیا اپنے اعتراف کا سر جھکانے کے لئے جب تمدن کے اس سب سے بڑے مغروریت کی طرف جاتی ہے تو اسے کیا جواب ملتا ہے؟

آج تمدن کے ابلیسانہ گھمنڈ کا ملعون بت چور چور کر دیا گیا ہے اور خدا کا وہ زبردست اور بے پناہ ہاتھ جو قوم ثمود و عاد اور بڑی بڑی آبادیوں اور بڑے بڑے خیموں والوں کو سزا دے چکا تھا، اپنے جلال اور ہولناکی کی آتشین چمک دکھلا رہا ہے۔ تم یورپ کی موجودہ جنگ اور متمدن اقوام کی باہمی قتل و خونریزی پر چارپایوں کی طرح نہیں بلکہ انسانوں کی طرح نظر ڈالو، اور دیکھو کہ یہ کیا ہے؛ جو تمہارے سامنے ہو رہا ہے۔؛ یہ تمدن اور وحشت کی پیکار نہیں ہے۔ یہ علم اور جہل کی ٹکر نہیں ہے۔ یہ تمدن ہے جو تمدن سے ٹکرا رہا ہے۔ یہ علم ہے جو علم کو ذبح کر رہا ہے، یہ صناعت ہے جو صناعت کو پیس رہی ہے۔ یہ ایجاد کا مغرور شیطان ہے جو ایجاد ہی کے شیطان لعین کو ڈس رہا ہے۔ اور اسطرح تمدن کا گھمنڈ ہی ہے جو تمدن کے گھمنڈ کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کر رہا ہے۔

یخربون بیوتھم بایدیھم ط (۵۹-۲) "اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے ہیں۔"

پس اگر مسکین دنیا ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہتی ہے تو جو تمدن کے بادشاہ تھے، علم کے فرمان فرما تھے۔ اور ایجاد و صناعت کے دیوتا تھے۔ تو تم اس کا ہاتھ پکڑو اور اسے آج یورپ کے ان میدانوں کے سامنے لیجا کر کھڑا کر دو جہاں تمدن و علم کا تخت عظمت و اجلال، آگ اور لہو کی بدلیوں

اور دھوئیں اور زہریلی گیسوں کی ہجوم فضا کے اندر کچھا یا گیا ہے - اور مسمار عمارتوں کے کھنڈروں، سرخ سرخ خون کی ندیوں اور انسانوں کی تڑپتی ہوئی لاشوں کے تودوں پر اس کی سنہری ستون عظمت نصب کئے گئے ہیں، پھر اس سے کہو کہ وہ اپنی احسان مندی اور شکر گذاری کے لیئے ان عظیم الشان انسانوں میں سے کسی کی بڑائی کو چھانٹ لے جو آج گیہوں اور جو کے لئے روتے ہیں کیونکہ ہوا میں اڑنے کے آلات اور پانی کو مفرد اجزا میں بدل لینے کا علم ان کے لئے کچھ کام نہ آیا -

وہ ان میں سے کس کو اپنی پرستش اور یاد کیلئے چنے گی ؟ کیا وہ اس سب سے بڑے فلسفی کو یاد کرے گی جو چودھویں صدی عیسوی میں آیا اور اس نے تجربہ کی راہ کھولی - جس راہ نے کہ انسانوں کو ہلاکت اور خوں ریزی کے سب سے زیادہ روح پاش آلات تک پہونچا دیا - وہ کیمسٹری کے اس دیوتا کو یاد کرے گی جس پر موجودہ تمدن کو سب سے زیادہ ناز ہے اور جس نے ایسی زہریلی گیس ایسے مہلک بم اور شل، اور ایسے بے پناہ مرکبات بنا دیئے جن کے آگے انسانی جماعتیں بالکل بے بس ہو جاتی ہیں، اور منٹوں کے اندر بڑی بڑی آبادیاں موت کی لعنت سے بھر جاتی ہیں، ؟ اچھا بھاپ کی طاقت کے موجد کو بلاؤ - اس کی بڑائی کیسی عجیب تھی جس نے بھاپ کی غیر معلوم طاقت کو انسان کے تابع کر دیا ؟ لیکن آہ! وہ اس دنیا کے لئے کیا کرے جو موت کی نہیں بلکہ زندگی کی بھوکی ہے - اور دیکھ رہی ہے کہ بھاپ کے شیطان ہی کے اندر وہ سب سے بڑی بے پناہ خباثت ہے جس نے آج جنگ کے میدانوں میں مختلف بھیسوں اور مختلف صورتوں کے اندر موت کی سب سے بڑی پھنکار ماری ہے -

اور تمام انسانی علم و دانائی اس کے بچاؤ کے لئے بے کار ہے۔

پھر کیا دنیا تمدن و علم کے ان مغرور بانیوں کی پیدائش پر خوشیاں منائے جنھوں نے اس کو موت اور ہلاکت کے لئے تو سب کچھ کیا۔ پر اس کے امن و سلامتی اور سعادت و طمانیت کے لئے کچھ نہ کر سکے؟ ان کے پاس انسان کے اڑنے سمندروں کے اندر جانے، بجلی کو قابو میں کرنے، ہوا کے تموج اور ذرات کو اپنے نامہ و پیام کا سفیر بنانے اور خود بخود بجنے والے باجوں اور بڑی تیزی سے چلنے والی سواریوں کے لئے تو بڑا ذخیرہ ہے۔ لیکن انسان کو نیک اور راست باز بنانے، خدا کی عدالت و صداقت سے زمین کو معمور کرنے، امن اور راحت کی بادشاہت قائم کرنے، ظلم و فساد کے بیج سے زمین کو صاف کرنے۔ طاقت اور حکم کے جبر سے ضعف اور ناتوانی کو بچانے اور انسان کو درندوں اور سانپوں کی طرح نہیں بلکہ انسانوں کی طرح بسا دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

تم نے یورپ کے تمدن کو کتوں کی طرح لوٹ کر اور بھیڑیوں کی طرح چلکر۔ ہمیشہ پرستش کی ہے۔ اور مذہب کی تعلیمات کی ہنسی اڑائی ہے۔ کہ وہ آخرت، آخرت کرتا ہے مگر یورپ کی طرح دنیا کے لئے کچھ نہیں بتلاتا۔ لیکن شاید تم آج قرآن حکیم کی اس آیۃ کو سمجھ سکو جس کے متعلق حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اس کی تلاوت آخری زمانہ کے فتنہ سے بچائے گی۔

هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا، الذین ضل سعیهم فی الحیوٰة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون

"تم کو بتلاؤں کہ سب سے زیادہ ناکام و نامراد کام کرنیوالے کون ہیں؟ وہ جن کی تمام قوت سعی صرف دنیا کی زندگی سنوارنے ہی میں کھوئی گئی۔ اور جہل حقیقت نے ان میں یہ گھمنڈ پیدا کر دیا کہ وہ بہت ہی خوبیاں کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں

صنعا اولائك الذين جنھوں نے اللہ کی نشانیوں اور اس کے رستے کو
کفروا بایات ربھم نہ سمجھا اور اس سے انکار کیا۔ پس ان کا تمام کیا دھرا
ولقائه فحبطت اعمالهم فلا برباد ہوگیا۔ اور قیامت کے دن انھیں کوئی وزن
نقيم لهم يوم القيامه وزنا نصیب نہ ہوگا۔" (۱۸ — ۱۰۴)

دوسری جگہ ارباب کفر کے اعمال یہ بتلائے ہیں:۔

یعلمون ظاهرا من الحیاة الدنیا وهم عن الاخرة غافلون ۵ "صرف دنیا کی زندگی کا ایک ظاہری پہلو انھوں نے جان لیا ہے۔ اور وہ آخرت کے علاقوں سے بالکل غافل ہوگئے ہیں۔"

آخرت سے مقصود یہ نہیں ہے کہ دنیا اور دنیا کے اعمال ترک کر دیئے جائیں بلکہ اس کی عملی تفسیر یورپ کی موجودہ زندگی کو سمجھو۔ جس نے اپنے تئیں صرف دنیا ہی کے لئے وقف کر دیا اور اس کے گھمنڈ میں وہ اللہ اور اس کے رستے کے لئے کوئی وقت اور فکر نہ نکال سکی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے وہ چیز تو حاصل کر لی جس کا نام تمدن رکھا گیا ہے لیکن وہ شے حاصل نہ کر سکی جو انسانوں کے لئے امن حقیقی کی راہ اور سلام وسعادت فطری کی صراط مستقیم ہے۔

۹

تم کہہ سکتے ہو کہ یہ ان انسانوں کا حال ہے جن کی بڑائیاں صرف جسم و مادہ تک محدود تھیں۔ لیکن اگر دنیا کے لئے ان کی پیدائش کی یاد میں کوئی تسکین اور راحت نہیں ہے تو وہ ان تمام صفوں سے باہر آجائے گی۔ اور دنیا کے بڑے بڑے مذہبوں کے دامن میں پناہ لے گی۔ وہ بانیان مذہب کی عظمتوں کا نظارہ کرے گی۔ وہ خدا کے رسولوں اور اس کے پاک پیاموں کے پیغامبروں کو ڈھونڈے گی۔

ہاں اگر دنیا ایسا کرے تو یہ فی الحقیقت اوس کی مصیبتوں کا خاتمہ ہوگا اس کے دائمی درد اور بیقراریوں کے لئے سکھ اور راحت کی ایک حیات بخش کروٹ ہوگی۔ اور وہ بلاشبہ منزل مقصود کو پالے گی۔ قرآن حکیم نے بھی اس کے دکھ کا علاج یہی بتلایا ہے۔ اور جب کہ وہ پادشاہوں۔ قومی پیشواؤں، کاہنوں اور علم و مذہب کے جھوٹے مدعیوں کے دامن غرور میں لپٹی ہوئی تھی تو اسے وصیت کی کہ وہ سچائی کے رسولوں اور خدائی داعیوں کی راہ اختیار کرے۔ اور انھیں کی زندگی کو اپنا نصب العین بنالے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم (سورۃ الفاتحہ)

"خدایا تو ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ وہ صراط مستقیم جو تیرے نبیوں۔ صدیقوں شہیدوں۔ صالح بندوں کی راہ عمل ہے۔"

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس میدان میں بھی آگر وہ کون سی زندگی ہے۔ جس کے اعمال دعوت کے اندر دنیا کو پیغام امن و سعادت مل سکتا ہے۔؟

دنیا میں آج جو بڑے بڑے مذاہب موجود ہیں وہ علم الاقوام کی تقسیم کے مطابق دو قسموں میں منقسم کئے جا سکتے ہیں۔ ایک سمیاطیقی سلسلہ ہے جس کے ماتحت یہودی اور مسیحی قومیں اب تک دنیا میں باقی ہیں۔ دوسرا آرین سلسلہ ہے۔ جس سے گوتم بدھ اور ہندوستان کے تمام داعیان مذاہب وابستہ ہیں۔

پھر دنیا کے لئے اگر سب سے بڑا رسول یہودی مذہب کی تاریخ میں ملتا ہے۔ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور ان کی پیدائش کو سب سے بڑا واقعہ قرار دے گی۔ لیکن اگر اس نے ایسا کرنا چاہا تو اسے یہ سمجھنے کا حق حاصل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعمال حیات میں اپنے لئے پیام امن ڈھونڈھے۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مقدس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے مصر کی ایک ظالم وجابر گورنمنٹ کے پنجۂ استبداد سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی اور اسے غلامی کی ناپاکی سے نکال کر جو انسانیت کے لئے سب سے بڑی ناپاکی ہے حکومت اور امن وعزت کی طہارت تک پہنچا دیا۔ بلاشبہ انھوں نے اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کی نسل کے لئے بڑا ہی مقدس جہاد کیا۔ اور یہ ان کا یادگارِ عالم اسوۂ حسنہ ہے۔ جس کی دنیا کو تقدیس کرنی چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انھوں نے تمام دنیا کے لئے کیا کیا۔ دنیا صرف بنی اسرائیل ہی کا نام نہیں ہے۔ غیر الٰہی عبودیت کی زنجیریں صرف بنی اسرائیل ہی کے پاؤں میں نہیں تھیں۔ بلکہ کرۂ ارضی کی تمام آبادی کے پاؤں اس کے بوجھ سے زخمی تھے۔ پس دنیا کے لئے وہی تلوار محبوب ہو سکتی ہے جو صرف فرعون کی ڈالی ہوئی زنجیروں کو نہ کاٹے بلکہ دنیا کے تمام فرعون کے تختِ غرور کو الٹ دے؟

انھوں نے صرف بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلائی۔ مگر تمام دنیا غلامی سے نکلنے کی آرزومند ہے۔

دوسرا سب سے بڑا اسرائیلی مذہب مسیحی تحریک کا ہے۔ لیکن مسیحی دعوت کی تعلیم ہمارے سامنے ہے اس کے علاوہ مسیحیت سے منسوب قومیں جو کچھ کہیں گی۔ اُنھیں ہم حضرت مسیحؑ کے نام سے قبول نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیحؑ نے کہا کہ میں تو صرف توراۃ کو قائم کرنے آیا ہوں خود کوئی نئی دعوت لیکے نہیں آیا ہوں۔ (متی ۵-۱۷) انھوں نے تشریح کی کہ میرا مشن صرف بنی اسرائیل کی اصلاح تک محدود ہے۔ نیز انھوں نے غیر قوموں میں منادی کرنے سے روکا (۱) اور ہمیشہ اپنے کاموں اور اپنی وصیتوں میں اپنی تعلیم کو بنی اسرائیل کے گھرانے تک ہی محدود رکھا۔ پس در اصل انھوں نے جو کچھ بھی خدمت کرنی چاہی وہ محض بنی اسرائیل نامی ایک مسخ شدہ قوم کی تھی۔ تمام دنیا کے لئے

ان کے پاس کچھ نہ تھا۔

پھر اُن کا ظہور اس وقت ہوا جب کہ روم کی ظالمانہ حکومت نے شام کے مقدس مرغزاروں کو روند ڈالا تھا۔ اور بت پرست قوموں کی جابر اور مستبد گورنمنٹیں دنیا کے بڑے حصے کو اپنا غلام بنائے ہوئے تھیں۔ لیکن انھوں نے نہ تو اس ظلم وطغیان کے متعلق کچھ کہا اور نہ اس سے تعرض کیا۔

پہلی صدی مسیحی کے بعد جس قدر مسیحی قومیں دنیا میں آباد ہوئیں ان کو حضرت مسیح کی تعلیم و دعوت سے کچھ تعلق نہ تھا اور وہ سرتاسر یونان کے ایک تعلیم یافتہ یہودی پولیس کے مذہب کی پیرو تھیں۔ پولس نے تمام حواریان مسیح کے مذہب کے خلاف غیر اسرائیلی انسانوں کو بپتسمہ دینا شروع کیا۔ اور اس طرح روم و یونان کے مختلف جزیروں اور دیہاتوں میں ایک نیا گروہ پیدا کر لیا۔ پس اگر دنیا حضرت مسیحؑ کی طرف جھکنا چاہے گی تو دنیا کو ان کے کارنامۂ حیات کے لئے بمشکل چوتھائی صدی ہاتھ آئے گی جس کے اندر ان کے تربیت یافتہ حواریوں کے اعمال نظر آسکتے ہیں۔ اور یہ چند سال فضائل اور محاسن و اخلاق کا کیسا ہی عمدہ نمونہ پیش کریں لیکن ان میں دنیا کے لئے کوئی عام پیام نجات نہیں ہے۔

پھر اس سے بھی قطع نظر کرو۔ نتائج کی بحث بعد کو آتی ہے۔ سب سے پہلے دعوت، اعلان ——— ادعا اور نفس تعلیم کا سوال ہے۔ دنیا حضرت مسیحؑ کی یاد پر کیونکر قناعت کرے۔ جبکہ خود انھوں نے دنیا کے لئے کچھ نہ کیا۔ بلکہ ہمیشہ اُسے ٹھکرایا۔ مردود کیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے دوستوں کو۔ اور اس سے رشتہ رکھنے والوں کو خدا کی بادشاہت کی مہربانی سے محروم بتلایا۔ حتی کہ ایک آخری فتویٰ دے دیا۔ "تم خدا اور دنیا دونوں کی خدمت نہیں کرسکتے" (متی ۶ - ۲۵)

اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔"

اس سے بھی درگذر کرو۔ اور اس کی بہتر سے بہتر توجیہہ جو کر سکتے ہو کر لو۔ نیز پولس کی دعوت ہی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت تسلیم کر لو۔ اور ان تمام قوموں کو جنھوں نے مسیحؑ کے نام پر بپتسما کا پانی اپنے اوپر چھڑکا مسیحی دعوت کا پھل مان لو۔ لیکن پھر بھی مسیحی تحریک کی پوری تاریخ کا کیا حال ہے۔؟ جب تک مسیحیت دنیا پر حکمراں رہی جس وقت تک مسیحی مذہب کا دینی تسلط انسانوں سے اطاعت کراتا رہا۔ اور جب تک مسیحی راہنماؤں اور خلیفوں کی غلامی سے دنیا نے انحراف نہ کیا تاریخ شاہد ہے کہ اس وقت تک اس کا وجود دنیا کے لئے۔ دنیا کے تمام علم تمدن کے لئے آبادی و عمران کے لئے۔ اخلاق و پاکیزگی کے لئے اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ انسان کی فطری حریت اور شرف انسانیت کے لیے ایک بدترین لعنت رہا۔ جس نے جلایا۔ ویران کیا۔ مسمار کیا۔ قتل کیا۔ جیل خانے بھرے۔ زبانوں پر مہریں لگائیں۔ انسانی دماغوں کو معطل کیا۔ لیکن انسان اور انسانیت کی راستی اور ترقی کے لئے چند لمحوں کا بھی ایک دور پیدا نہ کیا۔ مشہور مورخ۔ گیبز و ڈسید یو۔ لا مارے۔ اور ڈریپر اس بارے میں ہمارے لئے بہترین راوی ہیں۔

لیکن جس وقت مسیحیت کی قوت نے شکست کھائی۔ تمدن کا غیر دینی دور شروع ہوا مذہبی جماعتوں اور مذہبی خلافت (پوپ) کے حلقۂ غلامی سے یورپ آزاد ہو گیا تو اس وقت سے یورپ کے موجودہ تمدن کی بنیاد پڑی اور مسیحی قوموں نے ترقی شروع کی۔

اگر تم کہتے ہو کہ دنیا کے لئے سب سے بڑی عظمت مسیحی مذہب کے بانی میں تھی

توخود اس کے بانی ہی نے ہمیں معیار حق و باطل بھی بتلایا ہے "کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ (مرقس۔ واسطہ) پس دنیا اگر مسیحی مذہب کی پیدائش کے اندر اپنی خوشی کو ڈھونڈھے تو اس کو ان کی امن و سلامتی اور فطرت کی آزادی و سعادت کی جگہ قتل و غارت اور ہلاکت و غلامی کی یادگار کا جشن منانا پڑے گا۔ کیونکہ مسیحیت کے درخت کا صرف یہی پھل ہمارے سامنے ہے۔

پھر کیا دنیا اس کے لئے تیار ہے ——؟

یہ جو کچھ تھا مسیحی اقوام کی تاریخ قدیم کی بنا پر تھا۔ لیکن اگر اس پر گزشتہ دو صدیوں کے واقعات و نتائج کا بھی اضافہ کر دیا جائے تو جو اقوام یورپ کے اعمال و تمدن سے وابستہ ہیں تو دنیا کی مایوسی اور زیادہ درد انگیز ہو جائے۔

اس کے بعد مذاہب عالم میں آرین نسلوں کی دعوتیں ہمارے سامنے آتی ہیں لیکن افسوس کہ دنیا کے لئے ان کے پاس بھی کوئی پیام سعادت نہیں۔ عظیم الشان گوتم بدھ کی تمام تعالیم و وصایا کا ماحصل یہ بتایا جاتا ہے کہ "نجات دنیا کے ساتھ رہکر حاصل نہیں ہو سکتی ہے" پس دنیا کو جن لوگوں نے ٹھکرایا۔ دنیا ان کے پاس جا کر کیا سکھ حاصل کرے گی ۔؟ پھر اس نے جو کچھ بھی تبلایا۔ اور سکھلایا ہو لیکن قوموں اور ملکوں کے دائرہ ہی میں اس کی دعوت محدود رہی۔ ہندوستان میں اسے شکست ملی تو جاپان اور چین میں جا کر محدود ہو گئی۔ پس زمین اپنی اس مصیبت کے لئے جو قبول اور ملکوں میں محدود نہیں ہے عظیم الشان بدھ سے کیا حاصل کر سکتی ہے ۔؟

ہندوستان کے مذہبی ذخیرۂ تعلیمات اور ان کی پراثر قدامت کی وقعت سے ہم انکار نہیں کر سکتے تاہم دنیا کے لئے ان کے بانیوں کی عظمت کے اندر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ جب کہ کوہ ہمالہ کی دیواروں اور جزیرۂ عرب کی موجوں سے باہر بھی دنیا ہے

مگر ہندوستان کے مذہبی داعیوں نے ہندوستان کے اندر بسنے والوں ہی کو اپنی ہدایتیں سپرد کیں۔

۱۰

پس دنیا اگر اپنی نجات کے لئے بے چین ہے تو اس کے لئے راحت اور تسکین کا پیام صرف ایک ہی ہے۔ اور صرف ایک ہی زندگی میں ہے۔ اس کا دُکھ ایک ہی ہے۔ اس لئے اس کی شفا کے نسخے بھی ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اس کا پروردگار ایک ہے جو اپنے ایک ہی آفتاب کو اس کے خشک و تر پر چمکاتا ہے۔ اور ایک ہی طرح کی بدلیوں سے اس کے آباد و ویرانہ کو شاداب کرتا ہے۔ پس اس کی ہدایت و رحمت کا آفتاب بھی ایک ہی ہے۔ اور گو بہت سے ستارے اس کی روشنی سے اکتساب نور کرتے ہوں۔ مگر ان سب کا مرکز و مبدء نورانیت ایک ہی ہے۔

قرآن حکیم نے آفتاب کو سراج کہا ہے۔ وجعلنا سراجا وهاجا "اور ہم نے آسمان میں سورج کے چراغ کو بڑا ہی روشن بنایا۔"

اور اسی طرح اس نے ظہور کو بھی "سراج" کہا۔ جس کی ہدایت و رحمت کی روشنی تمام کرۂ ارضی کی ظلمتوں کے لئے پیام صبح تھی۔

انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا و داعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا۔

"اے پیغمبر اسلام! ہم نے تم کو دنیا کے آگے حق کی گواہی دینے والا، سعادت انسانیت کی خوشخبری پھیلانے والا۔ اللہ کی طرف اس کے بندوں کو بلانے والا۔ اور دنیا کی تاریکیوں کے لئے ایک چراغ نورانی بنا کر بھیجا ———"

پس تمام کرۂ ارضی کی روشنی کے لئے یہی ایک آفتاب ہدایت ہے جس کی

عالم تسخیر کرلوں کے اندر دنیا اپنی تمام تاریکیوں کے لئے - نور بشارت پا سکتی ہے -
اس لئے صرف وہی ایک ہے جس کے طلوع کے پہلے دن کو دنیا کبھی نہیں بھلا سکتی -
ـــ اور اگر اس نے بھلا دیا ہے تو وہ وقت دور نہیں جب اسے کامل عشق شیفتگی
کے ساتھ صرف اسی کے آگے جھکنا پڑے گا -

اس مقدس پیدائش نے دنیا میں ظاہر ہو کر یہ نہیں کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل
کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے آیا ہوں - بلکہ اس نے کہا کہ تمام عالم انسانیت
کو غیر الٰہی غلامیوں سے نجات دلانا میرا مقصد ظہور ہے - اس نے صرف بنی اسرائیل
کے گھرانے کی گمشدہ رونق ہی سے عشق نہیں کیا بلکہ تمام عالم کی اجڑی ہوئی بستی پر
غمگینی کی، اور ان کی دوبارہ رونق و آبادی کا اعلان کیا - اس نے اس خدا کی محبتوں
کی طرف دعوت نہیں دی جو صرف سینا کی چوٹیوں یا ہمالہ کی وادیوں میں بستا
ہے - بلکہ اس رب العالمین کی طرف بلایا - جو تمام نظام ہستی کا پروردگار ہے اور اس
لئے تمام کائنات عالم کو اپنی طرف بلا رہا ہے - ہم کو دنیا میں سکندر ملتا ہے جس
نے تمام عالم کو فتح کرنا چاہا تھا - لیکن ہم دنیا کی پوری تاریخ میں خدا کے کسی رسول
کو نہیں پاتے جس نے تمام عالم کی ضلالتوں اور تاریکیوں کے خلاف اعلان جہاد
کیا ہو - اس کا صرف ایک ہی اعلان ہے جو آغاز خلقت سے اب تک کیا گیا ہے اور
اسی لئے اگر دنیا نسلوں اور قوموں اور رقبوں کا نام نہیں ہے؛ بلکہ مخلوقات
الٰہی کی اس پوری نسل کا نام ہے جو کرۂ ارضی کی پیٹھ پر بستی ہے تو وہ مجبور ہے کہ
ہر طرف سے اپنی نظریں ہٹا کر صرف اس ایک ہی اعلان عام کے آگے جھک
جائے - اور صرف اسی کے پیدائش کے دن کو اپنی عمر کا سب سے بڑا دن
یقین کرے -

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرا۔ ۲۵ — ۱

"کیا ہی پاک اور برکتوں کا سرچشمہ ہے ذات اس کی جس نے اپنے برگزیدہ بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ قوموں اور ملکوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام عالموں کی ضلالت کیلئے ڈرانیوالا ہو"

دنیا میں جس قدر داعیان حق و صداقت کے اعلانات موجود ہیں اگر دنیا اُن کو بھلا دے گی تو یہ صرف قوموں اور ملکوں کی سیادت کی فراموشی ہوگی کیونکہ اس سے زیادہ انھوں نے کچھ نہ کہا۔ لیکن اگر ربیع الاول کو اس نے بھلا دیا تو یہ تمام کرۂ ارضی کی نجات کو بھلا دینا ہوگا — کیونکہ ربیع الاول کی رحمت کسی ایک سرزمین کے لئے نہیں بلکہ تمام عالمین کے لئے تھی —

آں راز کہ در سینہ نہاں نست نہ وعظ است!
بر دار تواں گفت بہ منبر نہ تواں گفت!

عزیزان ملت! ماہ ربیع الاول کا ورود تمہارے لئے جشن و مسرت کا ایک پیغام عام ہوتا ہے کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ اسی مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمت عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا۔ اور اسلام کے داعی برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم کی گئیں۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وسلم۔

تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو۔ تمہارے اندر خدا کے رسولؐ برحق کی محبت و شیفتگی ایک بیخود انہ جوش و محویت پیدا کر دیتی ہے۔ تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں اسی کے تذکرہ میں اور اسی کی محبت کے لذت و سرور میں بسر کرنا چاہتے ہو۔

تم اس کے ذکر و فکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو ان کی آرائش و زینت میں اپنی محنت و مشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو۔ خوشبو داز اور تر و تازہ

پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو۔ کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو، عطر و گلاب کی مہک اور اگر کی بتیوں کا بخور جب ایوان مجلس کو اچھی طرح معطر کر دیتا ہے تو اُس وقت مدح و ثنا کے زمزموں اور دُرُود و سلام کے مقدس ترانوں کے اندر اپنے محبوب و مطلوب مقدس کی یاد کو ڈھونڈھتے ہو۔ اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے پر محبت دلوں کی آہیں اس کے اسم مبارک سے والہانہ عشق کرتیں اور اس کے عشق سے حیات روحانی حاصل کرتی ہیں۔

پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنھوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لئے رب السموات والارض کے محبوب کو چنا۔ اور کیا پاک و مطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین، و رحمۃ للعٰلمین کی مدح و ثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں۔

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند

انھوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا جس کو خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا۔ اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح و ثنا کی جس کی مدح و ثنا میں خود خدا کی زبان اس کے ملائکہ اور قدسیوں کی زبان اور کائنات ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان ان کے شریک و ہم نوا ہے۔

ان اللہ ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ (۳۳-۵۶)

(کائنات ہستی کی محبوبیت اعلیٰ)

بلاشبہہ محبت نبوی اور عشق محمدی کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق وشوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے - اور تم اپنے ان جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے - تمہارا یہ عشق الہٰی ہے، تمہاری یہ محبت ربانی ہے تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے - تم اس وجود مقدس ومطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائنات انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لئے چن لیا - اور محبوبیۃ عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے وجود اقدس پر راست آیا - کرۂ ارضی کی سطح پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جاسکتی ہے، زیادہ سے زیادہ جو عشق کیا جاسکتا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ مدح وثنا جو کی جاسکتی ہے، غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی اور کر سکتی ہے وہ سب کا سب صرف اُسی ایک انسان کامل واکمل کے لئے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں ؎

مقصود ما ز دیر وحرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بدل آستاں رسد

واللہ در ما قال ؎

عبارا تنا شتی وحسنک واحد
وکل الیٰ ذاک الجمال یشیر

خدا کی الوہیت وربوبیت جس طرح وحدہ لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں اسی طرح اس انسان کامل کی انسانیت اعلیٰ اور عبدیت کبریٰ بھی وحدہٗ لاشریک ہے، کیونکہ اس کی انسانیت اور عبدیت میں کوئی اس کا ساجھی

نہیں، اور اس کے حسن و جمال فردانیت کا کوئی شریک نہیں ہے

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوھو الحسن فیہ غیر منقسم

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا ہے وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے۔ اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے سو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اس انسان کامل، اس فرد اکمل، اس صفات عبدیۃ کے وحدہ لاشریک کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا ہے نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا۔ بلکہ صرف عبد کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ط

"کیا پاک ہے وہ خداوند قدوس جس نے ایک رات اپنے عبد کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔"

سورہ جن میں فرمایا :۔

وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا ۔ ط

"اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغ حق کے لئے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر اگر پڑیں گے۔"

سورۂ کہف کو اس آیت سے شروع کیا :۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ط

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے عبد پر کتاب اتاری۔"

سورۂ فرقان کی پہلی آیت ہے:-

تبارک الذی نزل الفرقان "کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے الفرقان
علےٰ عبدہٖ لیکون للعٰلمین اپنے عبد پر اُتارا تاکہ وہ تمام عالم کی
نذیرا- ط ضلالتوں کو ڈرانے والا ہو-"

اسی طرح سورہ نجم میں کہا- "فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ"
حدید میں کہا "ینزل علیٰ عبدہٖ آیات" پس ان تمام مقامات میں
آپ کا اسم گرامی نہیں لیا بلکہ اس کی جگہ صرف عبد فرمایا- حالانکہ بعض دیگر
انبیاء کے لئے اگر عبد کا لفظ فرمایا تو اس کے ساتھ نام کی تصریح بھی کر دی
سورۂ مریم میں حضرت ذکریاؑ کے لئے فرمایا:-
"ذکر رحمۃ ربک عبدہٗ ذکریا" سورہ صٓ میں کہا
"واذکر عبدنا داؤد" نیز- واذکر عبدنا ایوب"

اس خصوصیت وامتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصود الٰہی تھا کہ اس
وجود گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجہ آخری مرتبہ قصوی تک پہنچ چکی ہے
جو انسانیت کی انتہا ہے- اور جس میں اور کوئی عبد اس عبد کامل کا شریک وسہیم
نہیں- پس عبدیت کا فرد کامل وہی ہے- اور اس لئے بغیر اضافت ونسبت کے
صرف عبد کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچوا دیتا ہے- کیوں کہ
تمام کائنات ہستی میں اس کا سا کوئی اور عبد نہیں-

پس یہ وہ تھا کہ اس کے صفات الاہیہ کا یہ حال ہے اس کی انسانیت
وعبدیت کی وحدت اس طرح فرمان فرمائے جمیع کائنات ہے اس کی محبت
ومحبوبیت کا خود رب السمٰوٰت والارض نے اعلان کیا اور اس کی رحمت کو اپنی

ربوبیت کی طرح تمام عالم پر محیط کر دیا - اس کو اللہ نے اپنی صفات رافت و رحمت سے متصف فرمایا - اور اگر اپنے آپ کو الرّحمٰن الرّحیم کہا تو اسے بھی بالمومنین رؤف الرحیم قرار دیا - اس کو تمام قرآن حکیم میں کبھی بھی نام لے کر نہ پکارا - بلکہ کبھی صدائے عزت سے نوازا کہ "یا ایھا الرسوؐل" اور کبھی طریق محبت سے پکارا کہ "یا ایھا المزمل" اس کے وجود کی عزت و عظمت کو اپنی عزت کی طرح تمام بندوں پر فرض کر دیا - اور جابجا حکم دیا کہ تعزروہ وتوقروہ (اس کی عزت اور اس کی توقیر بجا لاؤ) پھر وہ کہ اس کی عظمتوں اور محبوبیتوں کا یہ حال تھا کہ اس کا وجود مقدس وا طہر تو بڑی چیز ہے وہ جس آبادی میں بسا اور جس شہر کی گلیوں میں چلا پھرا اس کی عزت کو بھی خدا نے زمین و آسمان نے تمام عالم میں نمایاں کیا -

لا اقسم بھذ البلد "ہم مکہ کی قسم کھاتے ہیں
وانت حل بھذ البلدؐ مگر اس لئے کہ تیرا وجود اس کی
سرزمین میں رہا اور بسا ہے"

ومن مذھبی حب الدیار لاھلھا
وللناس فیما یعشقون مذاھب

پس جس کی قدوسیت و جبروتیت کا یہ مرتبہ ہو اس کی

یاد میں جتنی گھڑیاں بھی کٹ جائیں، اس کے عشق میں جتنے آنسو بھی بہہ جائیں، اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں، اور اس کی مدح وثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں، انسانیت کا حاصل، روح کی سعادت، دل کی طہارت، زندگی کی پاکی، اور ربانیت والٰہیت کی بادشاہی ہے۔

وللہ در ما قال:—

راہ تو بہر قدم کہ پویند خوش ست
وصل تو بہر سبب کہ جویند خوش ست
روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکوست
نام تو بہر زباں کہ گویند خوش ست

جشنِ حصولِ ماتمِ ضیاع

لیکن جب کہ تم اس ماہ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو اور اس ماہ کے واقعۂ ولادت کی خوشیاں مناتے ہو، تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں کبھی اپنا وہ ماتم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر اب تمہاری کوئی خوشی نہیں ہو سکتی؟ تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے! یہ کس کی پیدائش ہے؟ جس کے لئے تم سروسامان جشن کرتے ہو، —؟ یہ کون تھا جس کی ولادت کے تذکرہ میں تمہارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام ہے —؟

آہ ـــــ! اگر اس مہینے کی آمد تمہارے لئے جشن و مسرت کا پیام ہے کیونکہ اسی مہینے میں وہ آیا جس نے تم کو سب کچھ دیا تھا، تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں ماتم نہیں۔ کیونکہ اسی مہینے میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا۔ اس لئے اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہیئے۔

ما خانہ رسیدگان ظلمیم

پیغام خوش از دیار ما نیست

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو۔ مگر تمھیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے ـــ؟ تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو مگر اپنے دل کی اندھیاری دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے؟ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو، مگر آہ ـــ! تمہارے اعمال حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے۔ تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو۔ مگر آہ تمہاری غفلت! کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشام روح یکسر محروم ہے؟ کاش تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں، تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا، تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لئے دنیا کچھ نہ سنتی، مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی، تمہارے دل کی بستی نہ اجڑتی، تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا، اور تمہاری زبانوں سے نہیں مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اُسوہ حسنہ نبوی کی مدح و ثنا کے ترانے اٹھتے۔

فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ـــ

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

پھر آہ وہ قوم اور صد آہ اس قوم کی غفلت و نادانی جس کے لئے ہر جشن و مسرت میں پیام ماتم ہے اور جس کی حیات قومی کا ہر قہقہہ عیش، فغاں، حسرت ہو گیا ہے مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لئے کوئی منظر عبرت ہے نہ حال کے واقعات وحوادث میں کوئی پیغام تنبہ و ہوشیاری ہے اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنی کام جوئیوں، اور جشن مسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں، حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر ورود میں ایک نہ ایک پیام و ماتم و عبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں کان سنیں، اور دل کی دانائی غفلت و سرشاری نے چھین نہ لی ہو۔ وان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید ؎

ظہور و مقصد ظہور

ماہ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے جشن و مسرت کا سامان اس لئے تھا کہ اسی مہینے میں خدا کا وہ فرمان رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و محرومی کا موسم بدل دیا۔ ظلم وطغیان اور فساد وعصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں۔ خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا۔ انسانی اخوت ومساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا۔ اور کلمۂ کفر وضلالت کی جگہ کلمۂ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین، یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ۔ ط

"اللہ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نور ہدایت اور کتاب مبین آئی، اللہ اس کے ذریعہ اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت کرتا اور ان کے آگے صراط مستقیم کو کھولتا ہے"

لیکن دنیا شقاوت حرمانی کے در سے پھر دکھیا ہو گئی، انسانی شر و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لئے پھیل گئی سچائی اور راست بازی کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لئے تھی، غیروں کو دیدی گئی ۔ اور اس کے کلمۂ حق و عدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہو گئی۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ط

"زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا اور زمین کی صلاح و فلاح غارت ہو گئی ۔"

پھر آہ ــ تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو۔ پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہو گئے ہو۔ اور وہ جس غرض کے لئے آیا تھا اس کے لئے تمہارے اندر کوئی ٹیس اور بے چینی نہیں ؟

یہ ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لئے کہ صرف اسی مہینے میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی، اور کلمۂ حق کا موسم ربیع شروع ہوا۔ پھر اگر آج دنیا کی عدالت سموم ضلالت کے جھونکوں

سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے -؟

آتشیں شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ آتشیں شریعت کوہ فاراں پر نمودار ہوئی جس کی سعیر کی چوٹیوں پر صاحب تورات کو خبر دی گئی تھی، اور جو مظلومی کے آنسو بہانے، سکینی کی آہیں نکالنے، ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی- بلکہ اس لئے آئی تھی تاکہ اعدائے حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں- دشمنانِ الٰہی سکینی کے لئے چھوڑ دیئے جائیں- ضلالت و شقاوت نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے-- اور سچائی و راستی کا عرش عظمت و اجلال نصرۃ الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کیساتھ تمام کائنات ارضی میں اپنی جبروتیت و قدوسیت کا اعلان کرے- پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی- جس کی ہیبت اور قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزہ دیا- اور کلمہ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی-

هو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون ؂

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دنیا کی سعادت کے قیام اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب

کردے۔ پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانیوالی ہے۔ اگرچہ منکروں پر ایسا ہونا بہت ہی شاق گزرے گا"

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا، وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو توڑ پانیوالی شمشیر تھی، وہ سکینی کی بیقراری نہ تھی بلکہ دنیا کو بیقرار کرنیوالوں نے اس سے بیقراری پائی، وہ درد و کرب کی کروٹ نہ تھی بلکہ درد و کرب میں مبتلا میں کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی، ماتم کی آہ نہ تھی۔ ناتوانی کی بے بسی نہ تھی اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا۔ بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا۔ جشن و مراد کی بشارت تھی۔ کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی، طاقت اور فرمان فرمائی کا اقبال تھا امید اور یقین کا خندہ عیش تھا، زندگی اور فیروزمندی کا پیکر تمثال تھا، فتح مندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی ۔۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیائکم فی الحیوٰۃ الدنیا والآخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم ما تدعون۔

"اللہ کے وہ صالح بندے جنھوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں، پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خداپرستی کو قائم کیا سو یہ وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنی ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے جو ہر دم پیام شادمانی و کامیابی پہونچاتے ہیں،

کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتحمند و کامیاب ہو گے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد۔ اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں تم جو نعمت چاہو گے تمہیں ملے گی۔ اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے"

(الا تھنوا ولا تحزنوا)

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لئے ہونی چاہئے جن کے پاس کامیابی و نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے پر وہ جنھوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کر کے صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے۔ تو وہ کیونکر غمگینی پا سکتے ہیں اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے۔

ذالك بان الله مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولیٰ لهم ط "اس لئے کہ اللہ تمام مومنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنھوں نے اس سے انکار کیا"

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق وعدل کی خدمت گذاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا وہ کسی سے ڈر نہیں سکتے۔ البتہ ان کی قہاریت اور ہیبت سے دنیا کو ڈرنا چاہئے۔

فلا تخافوهم وخافون " دشمنان حق کی شیطانی ہیبتوں سے

فی کنتم مومنین ط   نہ ڈرو اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت

تم مومن ہو"

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا باہم جمع ہو سکتے ہیں، آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں، شیر اور بکری ممکن ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں، لیکن خدا کا ایمان اور انسان کا خوف یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر ایک بدبخت ایمان الٰہی کا دعویٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اُن اُنسے کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آجاتے ہیں تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں، کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہیں۔

لا تھنوا ولا تحزنوا - وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ط   "نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو، تمہیں سب پر غالب آنے والے ہو اگر تم سچے مومن ہو"

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ط   "یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں انکے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہونگے"

استبدال نعمت

لیکن آج جبکہ تم عید میلاد کی مجلس منعقد کرتے ہو تو تمہارا کیا حال ہے؟ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تمہاری نعمت و کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟ وہ تمہاری روح حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر

چلی گئی ۔؟ جو تم میں پھونکی گئی تھی ؟ آہ تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا ؟ اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا ۔ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا ۔ کہ صرف عزت تمہارے ہی لئے ہے ؟ اور اس دولت کا اب اس زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں ؟

ان العزۃ للّٰہ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون ۔ "عزت اللہ کے لئے ، اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے ، لیکن جن کے دل سے نفاق کھوئے گئے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے ۔"

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہو اور عزت نے تم سے منہ چھپا لیا ؟ کیا خدا کا وعدۂ نصرت تم تک نہیں پہونچایا گیا تھا ؟ کہ وکان حقا علینا نصر المومنین ۔ "مسلمانوں کو نصرت و فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم غیروں کو فتحیاب کریں اور مومن ناکام رہجائیں ۔"

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا ۔؟ کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا ؟ اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہو اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو ، خدا کے وعدۂ لا یخلف المیعاد کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے ! آہ ـــــ نہ تو اس کا وعدہ جھوٹا تھا ، اور نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا ، مگر تم ہی ہو تمہاری ہی محرومی و بے وفائی ہے تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے جس نے اپنے پیمان وفا کو توڑا ، اور

خدا کے مقدس رشتے کی عزت کو اپنی غفلت و بد اعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا۔

ذالك بان الله لم يك مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم وان الله ليس بظلام للعبيد ط (۸-۵۵)

"اس لئے کہ خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی نہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کیلئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے"

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لئے ہے۔ بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں صرف خدا کے لئے ہو جاؤ۔

ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم ط

"اگر تم خدا کے کلمۂ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کرے گا"

یادگار حریت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعویٰ رکھتے ہو۔ اور مجلسیں منعقد کرتے ہو، اس کی مدح و ثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو، لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے اس کی فراموشی کے لئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے؟ اور جس کی مدح و ثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے؟ وہ دنیا میں اسی لئے آیا تھا تاکہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراط مستقیم

پر چلائے۔ اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دے جنکے بڑے بڑے بوجھل حلقے انھوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے۔

یضع اصرھم والاغلال التی کانت علیھم ط — "پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ گرفتاریوں اور بندشوں سے انسان کو نجات دلا دے اور غلامی کے جو طوق انھوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔"

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم و فرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے۔

ان الحکم الا اللہ ط — "حکم و طاقت کسی کے لئے نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے۔"

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی چھینی ہوئی آزادی و حریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے نہ کاہنوں کی اطاعت کے لئے نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے بلکہ اس کے سر کے لئے ایک ہی چوکھٹ، اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق اس کے پاؤں کے ایک ہی زنجیر اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوق اطاعت ہے وہ جھکتا ہے تو اسی کے آگے، روتا ہے تو اسی کے لئے۔ اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر، ڈرتا اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے، امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر، وہ مشرک نہیں ہے کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے۔

ارباب متفرقون — "پرستش اور غلامی کے لئے کئی الگ

خیر ام اللہ الواحد القہار؛ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطان - ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ط

معبود بنا لینا اچھا؟ یا ایک ہی خدائے واحد و قہار کا ہو رہنا؟ یہ جو تم اپنی بندگی کیلئے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں - تو بتلاؤ! کہ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گڑھ لئے اور مدت کی ضلالت و رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت و محبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا - یقین کرو کہ تمہاری غلامی کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں، حکم و سلطانی دنیا میں نہیں ہے - مگر صرف اللہ کے لئے اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی یہی انسان کی فطرت صالحہ کی راہ ہے اور اسی لئے یہی دین قیم ہے ــــ"

اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریت صادقہ اور آزادی حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھا دیا -

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شی ومن رزقناہ منا رزقاً حسناً فھو ینفق منہ سراً وجھراً ھل یستون ط (۱۶ - ۷۷)

"اللہ ایک مثال دیتا ہے یہ فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اسی کی ہے

کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اسکے مقابلے میں ایک دوسرا آزاد و خود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں۔ اسے اپنی ہر چیز پر قدرت و اختیار حاصل ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اسے ظاہر و پوشیدہ جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہو گئے؟ کیا دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے۔ اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی اطاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں، دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں"؟

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی و مسرت کا مہینہ تھا تو صرف اسی لئے کہ اس مہینے میں دنیا کا وہ سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت و نیابت کا لقب دے کر خدا کی ایک پاک و محترم امانت ٹھہرایا۔ پس۔ ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے۔ خلافت الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے۔ وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمۂ حق و عدل زندہ ہوا۔ اور اسی میں کلمۂ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ — تم کہ اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو گویا وہ تمہارے ہی لئے، اور تمہاری خوشیوں کے لئے آیا ہے۔ خدا را مجھے بتلاؤ کہ تم کو اس پاک

اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے۔؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بنائے۔؟ کیا مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیگی۔؟ اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟ ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے۔ لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے۔؟

پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو۔؟ تم غلاموں کا ایک گلہ ہو، جس نے اپنے نفس کی غلامی، اپنی خواہشوں کی غلامی، ماسوا اللہ رشتوں کی غلامی، اور غیر الہٰی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے، تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو، تم غبار راہ کی ایک مشت ہو، جسکو ہوا اڑا لیجائے تو اڑ سکتی ہے۔ ورنہ وہ خود صرف اس لئے ہے، تاکہ ٹھوکروں سے روندی جائے۔ اور جولان قدم سے پامال کی جائے۔ فیاللرذیۃ ویاللمصیبۃ۔!

گلگونۂ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بیخبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریت انسانی کی بخشش حیات روحی و معنوی کے عطیہ اور کامرانی و فیروزمندی کی خسروی و ملوکی کے لئے آیا تھا؟ اللہ اللہ! غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی! ماسوا اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں، انسانوں کی مرغوبیت و مملوکیت کے حلقے گردنوں میں، ایمان باللہ کے ثبات سے

دل خالی، اور اعمال حقہ وحسنہ کی روشنی سے دل محروم، ان سامانوں، اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کے جشن مناؤ، جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح، غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت، حریت صادقہ کا اعلان حق، عدالت حقہ کی ملوکیت کی بشارت، اور امت عادلہ وقائمہ کے تمکن کی بنیاد تھا۔ فما لھا

اولاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً۔

پس اے غفلت شعاران ملت! تمہاری غفلت پر صد فغان وحسرت، اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا، اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر ہو، اور زبانوں کے ترانوں در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کر دو، تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ماہ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے، خداوندی پادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے، خلافت ارضی و وراثت الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے، پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ و یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی و تاسی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا —!

فبشر عبادی الذی یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب ط

تعمیر مستقبل

مسلمانان ہند نے اپنے طویل ماضی میں جو فرد گذاشتیں کی ہیں ان میں سے ایک سب سے بڑی فرد گذاشت یہ ہے کہ انھوں نے ہندی زبان اور ہندی رسم الخط سے بے اعتنائی برتی ورنہ فارسی ترکی وغیرہ کی طرح ابتک ہندی بھی ایک اسلامی زبان کی حیثیت اختیار کر چکی ہوتی، اور آج اُردو ہٹا کر اسکی جگہ ہندی کے لانے کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا۔

اب ہندی کی تشکیل اور ترقی کے ایک جدید دور کا آغاز ہو رہا ہے پس اگر مسلمان ہندی کی جدید تشکیل و ترقی سے کنارہ کش رہے تو ملک کی یہی عام زبان ہو گی اور اس میں مسلمانوں کی تہذیب اور تاریخ کا کہیں ڈھونڈھے سے بھی نشان نہیں ملیگا - اور مسلمانوں کی آنیوالی نسل اپنے مذہب اور اپنے اسلاف کی سیرت و تاریخ سے یکقلم نابلد ہو کر رہ جائیگی - اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں مستقبل کی تعمیر کا ذوق و احساس پیدا کیا جائے -

ہندی میں اسلامی لٹریچر

کا

عظیم الشان سلسلہ

علاوہ ازیں مسلمانوں نے اپنی غلط سیاست اور غلط طرز عمل سے غیر مسلم حلقے کو اپنے ساتھ اسلام سے سخت متنفر اور بیزار کر دیا ہے - اس لئے غیر مسلم حلقے پر اس حقیقت کو واضح کر دینا از بس ضروری ہے کہ اسلام تعصب اور فرقہ پرستی کا حامی نہیں ہے، وہ امن و اتحاد، اخوت و مساوات اور حق و انصاف کا عالمگیر پیغام ہے

ہندی میں تصنیف و تالیف کا ایک بڑا ادارہ "اسلامی ساہتیہ سدن" کے نام سے قائم کیا گیا ہے جو ہندوستان بھر میں اپنی نوع کا پہلا ادارہ ہے، اسکی جانب سے ایک ہندی ماہنامہ "اسلامی ساہتیہ" نکلتا ہے، جس کے ماتحت اہم ترین اسلامی کتابیں شایع کیجا رہی ہیں - ابتک جو کتابیں شایع ہو کر ملک بھر میں پھیل چکی ہیں ان کی مختصر فہرست اگلے صفحات میں پیش کیجا رہی ہے ---

اسلامی ساہتیہ سدن
رامنگر بنارس اسٹیٹ

ہندی کے اسلامی لٹریچر میں ایک زبردست اضافہ

اسلام غیر مسلموں کی نظر میں

(مولانا ابو محمد امام الدین رامنگری مدیر "اسلامی ساہتیہ" کا اہم ترین علمی اور دینی کارنامہ)

اس کتاب میں اسلام، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت وحقانیت اور محاسن وبرکات سے متعلق یورپ اور ہندوستان کے غیر مسلم مصلحین اور اکابر وزعما کے افکار وخیالات پیش کئے گئے ہیں۔ اس اہم کتاب کی خوبیوں کا اندازہ کسی قدر اس کے مضامین کی فہرست سے ہو سکتا ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) آنحضور صلعم کا زمانہ بعثت (۲) اسلام کا آغاز (۳) آنحضرت صلعم کی ثابت قدمی (۴) مسلمانوں پر مظالم (۵) ہجرت (۶) اسلام میں اکراہ نہیں (۷) اسلامی جنگ کی حقیقت (۸) آنحضرت صلعم کی صداقت (۹) قرآن کی عظمت (۱۰) گیتا کے ذریعہ قرآن کی حقانیت کا ثبوت (۱۱) اسلامی تعلیمات کی اہمیت، (۱۲) اسلام اور غلامی (۱۳) اسلام اور طبقہ نسواں (۱۴) اسلام کا انقلاب انگیز اثر۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا ہے یہ سارے ابواب غیر مسلموں ہی کے مضامین سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ابتدا میں ایک نہائت معلوماتی مقدمہ بھی درج کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یورپ میں اسلام کب اور کیسے پہنچا؟ اور کہاں کہاں کے کن کن علماء وفضلاء نے سیرت اور قرآن پر کتابیں لکھیں اور اسلام کی کون کون سی کتابوں کے تراجم شایع کئے؟ اور کتاب کا خاتمہ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کے ایک زبردست مقالہ پر ہوا ہے جس میں انھوں نے غیر مسلموں کو اسلام کے مطالعہ اور اس کے ساتھ انصاف کرنے کی اپیل کی ہے۔

ہندی میں تو کیا اردو میں بھی اتنی زبردست کتاب کبھی شایع نہیں ہوئی، اسے دیکھنے کے بعد ہی اس کی اہمیت وافادیت کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے اس کتاب میں جن علماء وفضلاء کے افکار وآراء ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

مہاتما گاندھی، راجگوپال اچاری، مسز اینی بیسنٹ، پنڈت سندرلال، ڈاکٹر ستیہ پال، لالہ دیش بندھو گپتا، مسٹر دیوداس گاندھی، سوامی بھوانی دیال سنیاسی، شری دھیریہ کانت دوجی،

لالہ کانشی رام چاولہ۔

ڈاکٹر لیبان، جان ڈیون پورٹ، اسٹینلی لین پول، جارج برناڈشا، لیوٹالسٹائے، ایڈورڈ گبن، جارج سیل، سر ولیم مور، ٹامس کارلائل، جی ایم راڈ ویل، گاڈ فرے ہیگنز، باسورتھ سمتھ، گوئٹے۔

یہ کتاب اس لائق ہے کہ مسلمان اسے ہر غیر مسلم لائبریری، اسکول، اور ہر ممتاز غیر مسلم افراد تک بھیجا دیں، آج ہی آرڈر روانہ فرمایئے۔ ٹائٹل رنگین، ضخامت پونے تین سو صفحات ۔۔ قیمت غیر مجلد ۶/ ۔ مجلد سے/

اسلام کا پریچیہ

غیر مسلموں نے جن ذرائع سے اسلام کو سمجھا ہے وہ یہ ہیں (۱) مسلمانوں کے مخالفین معاندین کی لکھی ہوئی تاریخ (۲) اسلام کے خلاف مخالفین کی معاندانہ و افتراء پردازانہ تصانیف (۳) اسلامی اصول و تعلیمات کے خلاف مسلمانوں کا طرز زندگی اور انکے اعمال و اخلاق۔

یہ ظاہر ہے کہ اسلام سمجھنے کے لئے یہ تینوں ذرائع فاسد اور غلط ہیں، حقیقی اسلام اس سے بالکل مختلف ہے جو ان ذرائع سے سمجھا جا سکتا ہے، پس اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ اسلام کے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمی اور بدگمانی دور ہو اور ان کی وجہ سے غیر مسلموں میں اسلام سے جو نفرت اور بیزاری پیدا ہو گئی ہے وہ زائل ہو جائے تو وہ "اسلام کا پریچیہ" (اسلام کا تعارف) کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، ہندی زبان میں اتنی صحت اور خوش اسلوبی کیساتھ اسلام کا تعارف نہیں کرایا گیا ہے۔ ہر موضوع اور بحث میں مولانا ابوالکلام آزاد کے "ترجمان القرآن" سے استفادہ و استناد کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خوبیوں کا اندازہ کسی قدر اس کی فہرست مضامین کے خلاصہ سے ہو سکتا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) اسلام کی حقیقت (۲) اسلام دین فطرت ہے (۳) اسلام بنی نوع انسان کا مشترکہ دین ہے (۳) اسلام کے تین بنیادی عقائد (۴) ایمان باللہ (۵) ایمان بالرسولؐ (۶) ایمان بالآخرت، (۷) اسلام میں عبادت (۸) اسلامی عقائد کے اثرات (۹) اسلام میں اکراہ نہیں،

(۱۰) اسلام اور جنگ ـ
حجم تقریباً ڈیڑھ سو صفحات قیمت عہ

رحمت اللعالمین

(مصنفہ ـــــــ مولانا قاضی سلیمان منصور پوری)

"رحمۃ اللعالمین" پیغمبر اسلام کی سیرت پاک پر نہایت بلند پایہ اور اہم کتاب خیال کی جاتی ہے۔ ابتک اردو میں اس موضوع پر جو کتابیں شایع ہوئی ہیں ان میں یہ ایک مشہور مستند اور معتبر تصنیف ہے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ سالہا سال کی محنت شاقہ اور صرف کثیر کے بعد اس کتاب کا ہندی ترجمہ بھی شایع کر دیا گیا ہے۔ وقت کی ایک اہم ترین ضرورت تھی جو اس کتاب کے ہندی ترجمے کے ذریعہ پوری ہوگئی۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر مسلم اسکولوں، کالجوں، لائبریریوں، جماعتی اداروں اور لیڈروں تک پہنچائیں۔ یہ کتاب جہانتک غیر مسلموں میں پہنچ چکی ہے اس کا بہترین اثر ہوا ہے۔

عمدہ چکنا سفید کاغذ، سائز کلاں، ضخامت ۲۲۲ صفحات، قیمت چار روپیہ

رسول کا پریچیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری

سیرت پاک پر ہندی میں یہ دوسری اہم ترین کتاب ہے۔ جو "رحمت اللعالمین" سے کسی قدر مختصر ہونے کے علاوہ ہر اعتبار سے اسی پایہ کی مستند اور معتبر ہے حسب ذیل مختصر فہرست مضامین سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اعراب کی حالت (۲) آنحضرتؐ کی بعثت (۳) منصب رسالت (۴) ہجرت،

(۵) غزوات (۶) صلح حدیبیہ (۷) شاہان عالم کو دعوت اسلام (۸) فتح مکہ (۹) غزوۂ حنین،
(۱۰) غزوہ تبوک (۱۱) اسلام کے زیر اقتدار پہلا حج اعلان براءت (۱۲) حجۃ الوداع (۱۳)
وفات (۱۴) ازواج واولاد (۱۵) سیرت واخلاق۔

صفحات ۲۲۵ عمدہ کاغذ چکنا۔ قیمت عہ

ستیہ دھرم اسلام کے عالمگیر اور دائمی واحد انسانی نظام حیات ہونے پر ایک عالمانہ فلسفیانہ خطبہ، ہندی لٹریچر میں غیر معمولی اضافہ۔ قیمت ۴/

اسلام کی بنیادی تعلیم اس کتاب کے مضامین اسلام کے اہم اور بنیادی عقائد و تعلیمات پر مشتمل ہیں، قرآن شریف کے پورے پورے رکوعوں اور سورتوں کے تراجم مع ضروری تشریحات کے دیئے گئے ہیں، جو مسلمان صرف ہندی جانتے ہیں ان کے لئے اس رسالے کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہندی میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ قیمت ۷/

وشو تیرتھ پرورشک ناقابل تردید دلائل سے آنحضرت صلعم کا عالمگیر اور دوامی راہنما ہونا اور نجات دہندہ انسانیت ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۵/

شانتی مارگ اپنے موضوع پر یہ ایک بے مثل کتاب ہے، جس میں عالمگیر اور دائمی امن وامان کے قیام کا اٹل اصول پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۵/

اسلام میں زبردستی نہیں اس الزام کی قطعی تردید کہ اسلام زبردستی مسلمان بنانے کا حکم دیتا ہے۔ اپنے موضوع پر اہم کتاب ہے۔
قیمت صرف ۵/

شانتی پتھ پر درشن

گمراہ کن قیادت اور اس کے تباہ کن سیاسی نصب العین اور طریقہ کار کے باعث ہندوستان کی غیر مسلم اکثریت میں مسلمانوں کے خلاف جو اشتعال و غصہ پیدا ہو گیا ہے اور فساد و بد امنی کی جو فضا قائم ہو گئی ہے اسے امن و اتحاد اور صلح و آشتی میں تبدیل کرنے کی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے جس کا پورا نام ہے "سامپردائک نرسنہا اور شانتی پتھ پر درشن" یعنی فرقہ وارانہ انسان کشی اور رہنمائی امن"، اس موضوع پر اس سے مفید اور موثر و جامع کتاب کوئی نہیں لکھی گئی ہے۔ حسب ذیل مختصر فہرست مضامین سے اس کتاب کی افادیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:- (۱) ہندوستان کی مذہبی اہمیت (۲) ہندوستان کی موجودہ حالت۔ (۳) جنگ اور فساد کا فرق (۴) مذہب اور فرقہ پرستی کا فرق (۵) تاریخی تعصب (۶) غنڈے۔ (۷) غنڈوں کے حامی (۸) فسادات کے افسوسناک نتائج (۹) فرقہ پرستی کی جگہ انسانیت اختیار کیجیے (۱۰) مذہب کی حقیقت (۱۱) پناہ گزینوں کی خدمت و اعانت۔ (۱۲) امن کمیٹیوں کا قیام (۱۳) حفاظت اور سزا حکومت کا کام ہے وغیرہ صفحات ۶۸ قیمت ۸/

گیتا اور قرآن

(مصنفہ پنڈت سندر لال سکریٹری ہندوستانی کلچر سوسائٹی الہ آباد)

اس کتاب کے شروع میں دنیا کے سب بڑے بڑے دھرموں کی ایکتا کو دکھایا گیا ہے اس کے بعد گیتا کے لکھے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت، گیتا کے بڑے اور ایک ایک ادھیائے کو لیکر گیتا کی تعلیم کو بتلایا گیا ہے، اور آخر میں قرآن سے پہلے عرب کی حالت، قرآن کے بڑے اور ایک ایک بات پر قرآن کی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کریم کی پانچ سو سے اوپر آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ناگری اور اردو، دونوں رسم الخطوں میں الگ الگ مل سکتی ہے۔

قیمت صرف عہ/ مجلد

ہماری اُردو کتابیں

اے مسلم بھائی

لالہ کانشی رام چاولہ پنشنر سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب کمشنر لودھیانہ بہت بڑے فاضل اور مصنف ہیں انھوں نے اُردو، ہندی، انگریزی اور گورمکھی میں ۳۲ بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں جن میں ایک کتاب کا نام "اے مسلم بھائی" ہے، یہ کتاب قرآنی تعلیم اور سیرت نبویؐ کا ایک جھلکتا ہوا جام ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ مسلمان اسے خود بھی پڑھیں اور ہندو بھائیوں تک بھی پہنچائیں، اس میں قرآنی آیات اور احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، ذیل میں کتاب کی مختصر فہرست مضامین دی جاتی ہے جس سے اس کتاب کی اہمیت کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے (۱) دین اسلام کی حقیقی تعلیم (۲) اسلام کیا ہے؟ (۳) اسلام کا ظہور کیوں ہوا؟ (۴) مسلمان کون ہے؟ (۵) ساری دنیا مسلمان ہو (۶) اسلام اور اخلاق (۷) اسلام اور امن پسندی، (۸) اسلام اور رواداری (۹) پیغمبر اسلامؐ کی رواداری (۱۰) خلفائے اسلام کی رواداری (۱۱) سچے دینداروں کی رواداری (۱۲) مسلم شاہان کی رواداری (۱۳) اسلام میں عدل و انصاف (۱۴) عفو درگذر (۱۵) ہمسایہ کے حقوق۔ ضخامت ۲۷۵ صفحات مجلد قیمت ۴/

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے دو شاہکار

(۱) دعوت حیات نو ________ ۱۰/

(۲) خطبہ احیائے ملت ________ ۸/

بلاک سے چھپا ہوا رنگین دیدہ زیب ٹائیٹل۔ دونوں ایک ساتھ مجلد ۱۲/

ہندی لٹریچر کا ہمالہ آئندہ پروگرام

(۱) قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر (۲) احادیث مع ترجمہ و شرح (۳) اسوۂ حسنہ یعنی سیرت رسولؐ (۴) سیرت خلفائے راشدین (۵) سیرت صحابہ (۶) سیر الصحابیات (۷) سیرت اولیاء و مشائخ (۸) اسلام اور اشتراکیت (۹) اسلام اور سائنس (۱۰) ہندی میں نوجوانوں کے مفید اخلاقی کتابیں